سوال نمبر ۱

پاکستان میں سیاحت کا فروغ

خاکہ

۱۔ تعارف

2۔ ملک دنیا بھر میں سیاحت کی اہمیت اور فوائد

3۔ پاکستان میں سیاحت کا فروغ

i) جمالیاتی سیاحت

ii) ثقافتی سیاحت

iii) مذہبی سیاحت

4۔ پاکستان کی سیاحت کی ترقی میں کاوش

5۔ پاکستانی حکومت کو سیاحت مقبول بنانے کے تجاویز

6۔ خلاصہ بیان

پاکستان میں سیاحت کا فروغ

دنیا میں ہر بندے کو سیاحت کا شوق پایا جاتا ہے چاہے وہ عربی ہو یا عجمی، کالا ہو یا گورا، امریکا سے ہو یا پھر چین سے۔ حال ہی میں ٹیلی ویژن پر ایک اشتہار کو بہت مقبولیت ملی جس کا لبِ لباب یہ تھا کہ روٹھی ہوئی بیویاں اور رشتہ دار بھی اکٹھی سیر تفریح کی بات سن کر خوش ہو جاتے ہیں، اپنے غصے کو چھوڑ کر خوشی خوشی سیاحت کی تیاری میں لڑائی جھگڑا بھول جاتے ہیں۔ سیاحت کو جہاں دنیا بھر میں مقبولیت حاصل ہے وہاں پاکستانی عوام میں بھی بڑھ چڑھ کر جذبۂ سیاحت پایا جاتا ہے۔ پاکستان

یں سیاحی مقام بھی بیشمار ہیں۔ پاکستانی سیاحت کو نہ کے پاکستان میں بلکہ بیرونِ ممالک بھی مقبولیت حاصل ہے۔ گو کہ کچھ رکاوٹیں ہیں جو پاکستانی سیاحت کو ترقی کے سفر سے روکتی ہیں لیکن پاکستانی حکومت موثر اقدامات کر کے پاکستانی سیاحت کی ترقی کو بڑھا سکتی ہے۔

دنیا بھر میں سیاحت کو بہت زیادہ مقبولیت حاصل ہے، مشرقی ممالک میں دفتروں میں لوگوں کو باقاعدہ چھٹی اور انکی کمپنی کی طرف سے چھٹی جانے کے پیسے ملتے ہیں۔ انکا ماننا ہے سیر و تفریح سے لوگ تروتازہ ہو جاتے ہیں۔ انکی کام کرنے کی صلاحیت بہتر ہو جاتی ہے اور وہ زیادہ بہتر طریقے سے اپنے کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

سیاح کا بیرون ممالک اتنا زیادہ رجحان
کہ کچھ ملک کی شہری تو پوری دنیا میں
ویزہ فری (visa free) گھوم سکتے ہیں جیسے
کہ امریکی اور کینیڈین ۔ اسکے علاوہ یورپی
ممالک میں تو شنجن ویزہ کی سہولت ہے ۔
سیاح نہ کہ صرف لوگوں کو گھومنے پھرنے کے
مواقع فراہم کرتی ہے بلکہ سیاحی مقبول مقامات
اچھا بھلے ریونیو بھی اکٹھے کر لیتی ہے ۔ باز ممالک
تو سیاح سے اتنے پیسے اکٹھے کرتے ہیں کہ انکے
ملک کی GDP میں سیاح کا اچھا بھلا
حصہ ہوتا ہے ۔ پاکستان میں بھی اللہ نے
بہت سارے مقامات بنائے ہیں جن کو
وہ سیاحی مقامات کے طور پر بیرونی اور
قومی سطح پر فروغ مل سکتا ہے ۔

پاکستان میں جمالیاتی سیاحت کے بیشمار
مقامات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ شمال کے جانب
چلے جائیں تو ہمالیہ کے پہاڑ، کراکرم اور
ہندوکش پایا جاتا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ
دنیا کو دوسری سب سے بڑی پہاڑی چوٹی
(K2) بھی پاکستان میں مقیم ہے۔ ناران، کاغان
سکردو، گلگت، بلتستان، سوات، ایبٹ آباد
کچھ پسندیدہ تفریحی مقامات ہیں۔

جہاں شمال میں پہاڑ ہیں، جنوب کے اندر
بلوچستان اور سندھ میں ایریبین سی یعنی سمندر
ہے۔ ان علاقوں میں ساحل اور beaches پائے
جاتے ہیں۔ یہ beaches ایسے ہی خوبصورت ہیں
جیسے بیرون ممالک کے beaches بلکہ ایک لحاظ
سے تو کیونکہ انکو اتنی شہرت نہیں حاصل ہوئی

اور چند لوگوں کو ہی انکا پتہ ہے تو یہ د... صاف اور حسن و جمال میں بیرونی ساحلوں سے بھی کہیں درجہ ~~بہ فضل~~ بہتر ہیں۔

پاکستان میں نہ صرف جمالیاتی حسن پایا جاتا ہے بلکہ ثقافتی سیاح کے بھی بیشتر مقامات ملتے ہیں جیسے کہ Kalash Valley۔ اکثر قومی اور بیرونی سیاحوں کو ایسی ثقافت اور اپنے سے ملتی جلتی ثقافت کے بارے میں جاننے کی بہت جستجو ہوتی ہے۔ ان مقامات کو ترقی دے کر پاکستانی حکومت نہ صرف ایسے لوگوں کو ترقی دے سکتی ہے بلکہ ثقافتی سیاحت بھی بڑھا سکتی ہے۔

پاکستان میں مذہبی سیاحت کے بھی بیشتر مقامات ملتے ہیں 325K میں بدھسم بھی ٹیکسلا اور پشاور کے علاقوں سے شروع ہوا تھا لہذا ان شہروں

ہیں آج تک بتوں کے مجسمہ پائے جاتے ہیں۔ اسکے
علاوہ پاکستان میں سکھوں کے بیشتر گردوارے
ہیں جیسے کہ گردوارہ ننکانہ صاحب۔ ہندوستان
سے علیحدگی سے کافی قبل، بہت سارے ہندوؤں کا
قیام پاکستانی علاقوں میں بھی تھا جسکی وجہ
سے آج تک پاکستان میں مندر ملتے ہیں۔
پاکستان میں اپنی مذہبی سیاحت کے بھی کافی
مقامات ہیں جیسے کہ پادشاہی مسجد جو کہ
اورنگزیب نے تعمیر کروائی تھی۔ اسلام آباد میں
فیصل مسجد بھی سیاحوں کی توجہ کا مرکز حامل ہے
پاکستان میں بہت سارے سیاحت کو فروغ
دینے کی مقامات ہیں لیکن بد قسمتی سے سیاح کو
پذیرائی حاصل ہے۔ اسکی بے شمار وجوہات ہیں
شروع سے ہی پاکستان میں سیاست کے
مسائل رہے۔ یہ پاکستان کی بد قسمتی ہے

کہ اب تک کوئی سیاستدان (وزیر اعظم)
دورانیہ پورا نہیں کر سکا. اسکا نتیجہ یہ ہے
ملک میں سیاح کے ساتھ باقی پہلوؤں کو بھی
ٹھیک طریقہ سے سیاستدانوں کی توجہ نہیں ملتی
کہ وہ انکے لیے اقدامات اٹھا سکیں تاکہ وہ احسن
طریقہ سے ڈیولپ ہو سکے. لہذا باقی سارے شعبوں
کی سمیت سیاحت کی ترقی نہیں ہو پائی.

پاکستان سیاحت کو نہ صرف سیاست اور حکومت کی
طرف سے رکاوٹ ہے پر پذیرائی کی ایک بہت بڑی
وجہ پیسوں کی قلت ہے. یہ کسی بھی چیز
کی فروغ کے لیے جو investment چاہیے ہوتی ہے.
پاکستان وہ فنڈز نہیں فراہم کر پاتا، جسکی وجہ
سے سیاحت کا فروغ کا سلسلہ رکا ہوا ہے.
حکومت کو چاہیے کہ پاکستانی سیاحت
کو مقبول بنانے کی کوشش کریں. اس میں

قوم کو بہت فائدہ ملے گا۔ نہ صرف قومی سیاح
کو بہتر سیاحی مقامات ملیں گے سیر و تفریح کے لیے
بلکہ غیر ملکی سیاح بھی پاکستان میں سیاحت کے لیے
آئیں گے۔ بیرونی سیاحوں ~~سے~~ سے ملک میں dollar influx
ہو گا جو پاکستانی معیشت کے لیے بہت مفید
ثابت ہو گا۔

پاکستانی حکومت کو چاہیے مستحکم پالیسی بنائے
تاکہ سیاحت کو ملک میں مقبولیت مل سکے۔
حکومت کو کچھ ایسا نظام اختیار کرنا چاہیے
کہ سیاست سے اس پالیسی پر کوئی فرق نہ پڑے
اور سیاحت کی development اپنی رفتار پر گامزن رہے۔

ع جب قافلہ عزم و یقیں سے نکلے گا
راستہ جہاں سے چاہیں وہیں سے نکلے گا

جیسے کہ شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ جب

انسان پرعزم اور یقین سے کسی کام کو انجام دینے
کے لیے کوشاں ہوتا ہے تو وہ جہاں سے
چاہے وہاں سے راستہ بنا کر اپنی منزل تک
پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح پاکستانی حکومت چاہے
تو وہ بھی عزم و یقین سے ملک کی سیاست
کے لیے کام کر سکتی ہے اور اسکو تاریک اندھیروں
سے نکال کر روشن مستقبل فراہم کر سکتی ہے

↔

نی پر ہمیشہ سے ہندوؤں کی حکمرانی تھی لیکن زبان کا ہمیشہ
سے مسئلہ رہا جو مسلمانوں کے آنے سے مزید گھمگین ہو گیا:
نئی زبان کے آنے سے مزید مسائل پیش آئے۔ پہلے تو مسلمانوں
کی حکمرانی کے مسائل رہے اور ساتھ ہی زبان کا بھی مسئلہ
سرگرم رہا۔ اکبر کے دور میں بھی یہ مشکل نہ ہوئی اگرچہ
فارسی زبان کو مقبولیت حاصل تھی۔

عنوان: برصغیر میں زبان کے مسائل

3

۱- وہ سڑک پر آپکا منتظر ہے۔

2- دہی کڑوا ہے

3- نہ کھانا ہی کھایا نہ ہی پانی پیا۔

4- اس کی دستخط اچھی ہے

5- طلبہ کو کہو کہ وہ وقت کی پابندی کریں۔

6- یہ بڑھیا بڑی چالاک ہے۔

7- در حقیقت وہ سچا ہے۔

8- نکتہ چینی مت کرو۔

9- وہ بہت ہوش مند انسان ہے۔

۱۰- دشمن نے اسے موت کے گھاٹ اتارا۔

* پھولے نہ سمانا:
ماہ نور کا امتحان پاس ہونے پر، اسکے والدین پھولے
نہ سمائے۔

ناک کٹنا:
* بھری محفل میں بدتمیزی کرکے اسکی
بچے نے ماں سے
ناک کاٹ دی

* بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا

ماں تو بچے کو مار ہی رہی تھی، چھوٹے بھائی نے
بھی بھائی کو مار کر سوچا میں بھی بہتی گنگا
میں ہاتھ دھو لوں

* ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

سارا کے نوٹس ردا کے لیے ڈوبتے کو تنکے کا
سہارا جیسے ثابت ہوئے اور وہ انکو پڑھ کر
کامیاب ہو گئی۔

ھر کا ہمیری نکا ڈھائے

5 کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیم کش کو
یہ خلش کدھر سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

شاعر: مرزا غالب

مفہوم: شاعر اس شعر میں کہتا ہے کہ محبوب کے آدھے نکلے ہوئے تیر سے عاشق کو تکلیف ہے جو اگر گزر جاتا / پار ہوتا تو اسکو اس تکلیف کا احساس نہ ہوتا۔

تشریح: شاعر اس شعر میں اپنے محبوب کے چلائے ہوئے تیر کی بات کر رہا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جب محبوب نے اسکی طرف تیر چلائے ہیں تو ان میں سے جو اک

تیر ہے وہ محبوب نے جان بوجھ کر ایسے
کمان سے نکالا کہ وہ پوری طرح شاعر کے
دل کے پار نہ ہو سکا۔ ~~اسکی~~ اسکے برعکس
وہ تیر دل میں ہی چھپا رہ گیا۔ اس
دل میں پیوست تیر کا یہ نتیجہ ہوا
کہ اب یہ شاعر کو ہر وقت تکلیف دیتا
ہے جسکی وجہ سے اسکو ہر وقت اپنے محبوب
کا خیال آتا رہتا ہے۔ لیکن عاشق / شاعر
کو محبوب سے اتنا پیار ہے ، اور وہ محبوب
کی محبت میں اس قدر گرفتار ہے کہ اس
تکلیف میں بھی اسکو لذت محسوس
ہوتی ہے۔ ہر وقت کی تکلیف اسکو
ہر وقت محبوب کی یاد دلاتی ہے

بلکہ محبوب کا خیال اسکے دل سے نکلنے ہی
نہیں دیتی۔ شاعر کہتا ہے کہ اگر محبوب نے
تیر پوری وقت سے چلایا ہوتا اور وہ
اسکے جگر کے پار ہو جاتا تو اسکو یہ چھبن
چبھن نہ ہوتی تو چبھن اب اسکو محبوب
کی یاد دلاتی ہے۔ محبوب عاشق کے لیے یہ
چبھن بھی میں مزا ہے کیونکہ یہ محبوب
کی دی ہوئی ہے۔

یہ شعر دو مانوی نوعیت کا شعر ہے
جس میں اکثر شاعر اپنے جذبات کا
اظہار اپنے محبوب کے لیے کرتے تھے۔ ایک
اور جگہ شاعر کچھ اپنے محبوب کی محبت
میں گرفتار اسکی محبت میں کچھ یوں

کہتے ہیں
ع نازکی اسکے لب کی کیا کہیے
پنکھڑی اک گلاب کی سی ہے

۴۔ لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام
آفاق کی اس کارگہ شیشہ گری کا

شاعر میر تقی میر

مفہوم شاعر اس شعر میں مشورہ دے رہے ہیں کہ انسان کو بہت محتاط ہو کر چلنا چاہیے کیونکہ یہ دنیا ایک شیشے کی طرح نازک ہے۔

تشریح

شاعر اس شعر میں زندگی اور دنیا کا فلسفہ بیان کرتا ہے کہ یہ دنیا

...ل ہر شیشے کا گھر ہے۔ شاعر کا شیشے سے تشبیہ
دینے کا مطلب یہ ہے کہ یہ دنیا بہت
نازک جگہ ہے لہذا اس جگہ کے
ہر باشندے کو چاہیے کہ وہ بہت
دھیان سے ہر قدم چلے حتیٰ کہ اس
بات کا بھی خیال رکھے کہ وہ سانس
کیسے لے رہا ہے۔ شاعر مزید اس شعر
میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ ہر بندے
کو بہت محتاط ہو کر چلنا چاہیے
اور وہ اپنے ہر عمل کے ردعمل سے
باشعور اور باخبر ہو تاکہ دنیا جو ایک
شیشے کے مقابل ہے اور دنیا کے باشندے

بن کے دل شیشے کے مطابق ہیں وہ نہ
اسکی وجہ سے پریشان ہو سکیں۔

میر کی شاعری کی یہ خصوصیت تھی
کہ وہ پیغام آموز اور سبق آموز
شاعری کرتے تھے۔ یہ شعر اور اس
میں دیا ہوا پیغام اس بات کی
عکاسی ہے۔ اس غزل کا ایک
اور بند ہے جس میں شاعر
قارئین کو یہ پیغام دینا چاہ رہا
ہیں کہ غرور نہیں کرنا چاہیے۔

- ع جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج وری کا
کل اس پر یہیں شور دیکھا پھر نوحہ گری کا

... آئے قضا لے چلی چلے

اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے

مفہوم شاعر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس دنیا میں انسان نہ اپنی مرضی سے آیا ہے نہ اپنی مرضی سے جائیگا.

تشریح شاعر اس شعر میں دنیا کی حقیقت بیان کر رہا ہے کہ اس دنیا میں انسان اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے آتا ہے. وہ جب اسکو حکم دیتا ہے، قدرت اسکو دنیا میں بھیج دیتی ہے. نہ صرف اسکا آنا اسکی مرضی کے بغیر ہے بلکہ اسکا جانا بھی اسکی مرضی کے خلاف ہے

تب بھی نہیں
وہ جانا چاہے واپس تب
جا سکتا اور وہ رہنا چاہے تب
بھی نہیں رک سکتا۔ یہ سب
قدرت کے اور در حقیقت اللہ
کے کام ہیں کہ وہ کب بندے
کو بھیجے اور کب بندہ کو واپس بلائے
گے۔ قرآن بھی اس بات کی تائید یوں
کرتا ہے کہ "وہ کہتا ہے کن: ہو جا اور
وہ کام ہو جاتا ہے۔" اس دنیا میں
سارے کام انسان کی مرضی سے نہیں
بلکہ خالق کی مرضی سے ہوتے ہیں
لہذا ہر انسان کو چاہیے کہ وہ

... کی پیروی کرے اور ... انجام دے جس سے اسکے بعد آنے والی نسلیں فائدہ اٹھا سکیں

ساری عمر جلنے کا کچھ تو صلہ پائیں گے
بجھتے بجھتے چند شمعیں جلا جائیں گے

شاعر اس شعر میں یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ اپنی زندگی سے لہٰذا دوسروں کو فائدہ پہنچائیں اور اس ایسے کام کریں جو صدقۂ جاریہ ہوں تاکہ اللہ آپ سے راضی ہو جائے۔

Translation 6

اس تیزی سے بدلتی دنیا میں ملک کی قسمت جدید سائنس اور ٹیکنالوجی کے استعمال کرنے کی قوت سے ہی بدلی جا سکتی ہے یہی ایک راستہ ہے تعمیراتی امور بڑھانے کا۔ تیزی سے بدلتی ٹیکنالوجی نے قدرتی معدنیات اور دیگر اجزا پر بوجھ کم کر دیا ہے انسان دنیا بھر میں احسن طریقے سے مشینوں سے مزید ...

لاتے ہوئے اپنے کام سراجام دے دیا ہے بدولت --

سائنسی ترقی کے. دنیا کے لیے سب سے زیادہ اہم

بات یہ ہے کہ سائنس سے حاصل شدہ ترقی کو

انسان کے حالات بدلنے کے لیے مستحکم بنایا جائے.

سائنسی ایجادات کو انسانی کاوشوں سے مزید بہتر

اور جدید ٹیکنالوجی میں بدلنا پڑیگا. جس کو

پھر استعمال کرکے ان کے حال میں بہتری لائی

جا سکتی ہے.